اس مختصر رسالہ میں آپ ﷺ کے ارشادات اور حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم اور حضرات تابعین رحمہم اللہ کے آثار سے واضح کیا گیا ہے کہ: ایصال ثواب جائز اور درست ہے۔

مرغوب احمد لاجپوری

ناشر: جامعۃ القراءات، کفلیۃ

مقدمہ

ایصال ثواب یعنی کسی کو مالی یا بدنی عبادت کا ثواب پہنچانا' جائز اور متعدد احادیث سے ثابت ہے، اور اس پر امت کا تقریبا اتفاق ہے۔

کیا ایک شخص کا عمل دوسرے کے لئے نافع ہوسکتا ہے؟ اہل سنت والجماعت کے علماء نے صراحت فرمائی ہے کہ: مرحومین زندوں کے اعمال سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اس کے منکر کو بدعتی شمار کیا ہے۔ فرماتے ہیں:

''بل ائمة الاسلام متفقون على انتفاع الميت بذلک (أى من اعمال البر من الاحياء للاموات) وقد دل عليه الكتاب والسنة والاجماع ، فمن خالف ذلک كان من اهل البدع ۔ (فتاوی ابن تیمیہ'' الفتاوی الکبری ''ص ۲۷ ج ۳)

ترجمہ:...... جمہور ائمہ کا اتفاق ہے کہ: میت کو ان نیکیوں کا ثواب پہنچتا ہے جو زندہ لوگ مرحومین کے لئے کرتے ہیں، کتاب وسنت اور اجماع سے اسی بات کی تائید ہوتی ہے، جس نے اس کی مخالفت کی وہ کتاب وسنت کو چھوڑ کر اہل بدعت میں شامل ہوگیا۔

شارح مسلم امام نووی رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں کہ:

''بل وما نقل عن بعض اصحاب الكلام من ان الميت لا يلحقه بعد موته ثواب فهو مذهب باطل قطعا ، و خطأ بين مخالف لنصوص الكتاب والسنة والاجماع ، فلا التفات اليه و لا تعريض عليه ۔ (شرح نووی علی مسلم ص ۹۰ ج ۱)

ترجمہ:...... بعض اصحاب کلام کا جو یہ خیال ہے کہ میت کو ثواب نہیں پہنچتا ہے، یہ قطعی طور پر باطل ہے، اور صریح قرآن وسنت اور اجماع امت سے کوسوں دور ہے، لہذا اس کی طرف توجہ نہ کی جائے، اور نہ اس پر اعتماد کیا جائے۔

فرقۂ اہل حدیث کے عالم مولانا وحید الزمان صاحب لکھتے ہیں:

''وینتفع بالخیر و اهداء القرب مستحب ' ویستحب اهدائها حتی للنبی صلی الله علیه وسلم۔ (نزل الابرار،ص۱۸۰ج۱)

ترجمہ:......اور میت کو نیک کاموں سے فائدہ ہوتا ہے، اور نیک اعمال کا ثواب میت کو بخشنا مستحب ہے، یہاں تک کہ نبی کریم ﷺ کو بھی بخشنا مستحب ہے۔

﴿لیس للانسان الاما سعی﴾ اوراحادیث ایصال ثواب میں اشکال اوران کاحل

قرآن کریم کی متعدد آیات سے سمجھ میں آتا ہے کہ انسان کے کام وہی آئے گا جو اس نے کیا، دوسرے کا عمل اس کے کام نہیں آسکتا، اور احادیث میں ایصال ثواب کی ترغیب آئی ہے، بظاہر اس میں تعارض ہے، اس اشکال کے کئی جوابات علماء نے دیئے ہیں، علامہ ابن تیمیہ، امام ابن العز حنفی، امام سیوطی، امام قرطبی، حافظ ابن صلاح، شیخ محمد ابن الشنقیطی رحمہم اللہ وغیرہ کے جوابات ''ایصال ثواب قرآن وسنت اور آثار کی روشنی میں'' نامی رسالہ میں نقل کئے گئے ہیں، مگر میں یہاں صرف دارالعلوم دیوبند کے مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن صاحب رحمہ اللہ کا ایک واقعہ نقل کرتا ہوں جس میں اس اشکال کا بہترین اور آسان حل موجود ہے۔ حضرت نے فرمایا:

ایک رات میں لیٹا ہوا تھا اچانک دل میں یہ اشکال پیدا ہوا کہ قرآن کریم میں ہے: انسان کے کام اسی کی سعی آئے گی، جس کا نتیجہ یہ ہے کہ آخرت میں کسی کے لئے غیر کی سعی کارآمد نہ ہوگی، اور حدیث میں ایصال ثواب کی ترغیب آئی ہے، جس سے تخفیف عذاب' رفع عقاب اور ترقی درجات کی صورتیں ممکن بتلائی گئی ہیں، اسی طرح شفاعت سے رفع

عذاب اور ترقی درجات کا وعدہ کیا گیا ہے، پس یہ آیت اور روایات میں کھلا تعارض ہے۔

حضرت نے یہ اشکال حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رحمہ اللہ سے عرض کیا، تو حضرت نے وضو فرماتے ہوئے برجستہ جواب دیا کہ: آیت میں سعی ایمانی مراد ہے جو آخرت میں کسی دوسرے کے کام نہیں آئے گی، کہ ایمان تو کسی کا ہو اور نجات کسی اور کی ہو جائے، اور حدیث میں سعی عملی مراد ہے، جو ایک دوسرے کے کام آسکتی ہے، اس لئے کوئی تعارض نہیں۔ (مقدمہ فتاوی دار العلوم دیوبند)

بدنی اور مالی ہر طرح کی عبادات سے ایصال ثواب جائز ہے

حنفیہ کے نزدیک تمام مالی اور بدنی عبادتوں کے ذریعہ ایصال ثواب درست ہے، اور بعد میں علماء شوافع اور علماء حنابلہ کا مسلک بھی یہی ہو گیا، لہذا یہ کہا جاسکتا ہے کہ ائمہ اربعہ کا اس پر اتفاق ہو گیا کہ ہر طرح کی عبادتوں سے ایصال ثواب کیا جاسکتا ہے۔ علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

’’والصواب ان الجميع يصل اليه‘‘۔ (فتاوی ابن تیمیہ ص۳۶۶ ج۲۴)

صحیح بات یہی ہے کہ ہر طرح کے اعمال واقوال چاہے وہ بدنی ہوں یا مالی، ان کا ثواب میت کو پہنچتا ہے۔

اس مختصر رسالہ میں ایصال ثواب کے اثبات پر چند آیتیں اور آپ ﷺ کے ارشادات اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے آثار جمع کئے گئے ہیں۔ اللہ تعالی اس مختصر رسالہ کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور ذریعۂ نجات وذخیرۂ آخرت بنائے، آمین۔

مرغوب احمد لاجپوری

۴ / شعبان المعظم ۱۴۳۸ھ مطابق: ۱/ مئی ۲۰۱۷ء، بروز پیر

ایصال ثواب کا ثبوت قرآن کریم سے

(۱):......﴿ مَنۡ یَّشۡفَعۡ شَفَاعَةً حَسَنَةً یَّکُنۡ لَّهُ نَصِیۡبٌ مِّنۡهَا ﴾۔

(پارہ:۵/سورہ نساء، آیت نمبر:۸۵)

ترجمہ:......جو شخص کوئی اچھی سفارش کرتا ہے، اس کو اس میں سے حصہ ملتا ہے۔

تفسیر:......سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ: ''الدعاء للمیت'' یہ میت کے لئے دعا کرنا ہے۔

(کتاب الدعاء طبرانی ص۳۷۵، باب فضل الدعاء للمیت ، رقم الحدیث:۱۲۴۸)

(۲):......﴿رَبَّنَا اغۡفِرۡلِیۡ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ یَوۡمَ یَقُوۡمُ الۡحِسَابُ ﴾۔

(پارہ:۱۳/سورہ ابراہیم، آیت نمبر:۴۱)

ترجمہ:......اے ہمارے پروردگار! جس دن حساب قائم ہوگا، اس دن میری بھی مغفرت فرمایئے، میرے والدین کی بھی، اور ان سب کی بھی جو ایمان رکھتے ہیں۔

(۳):......﴿ وَالۡمَلٰٓئِکَةُ یُسَبِّحُوۡنَ بِحَمۡدِ رَبِّهِمۡ وَ یَسۡتَغۡفِرُوۡنَ لِمَنۡ فِی الۡاَرۡضِ ﴾۔

(پارہ:۲۵/سورہ شوری، آیت نمبر:۵)

ترجمہ:......اور فرشتے اپنے پروردگار کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کر رہے ہیں، اور زمین والوں کے لئے استغفار کر رہے ہیں۔

(۴):......﴿ وَالَّذِیۡنَ آمَنُوۡا وَاتَّبَعَتۡهُمۡ ذُرِّیَّتُهُمۡ بِاِیۡمَانٍ اَلۡحَقۡنَا بِهِمۡ ذُرِّیَّتَهُمۡ ﴾۔

(پارہ:۲۷/سورہ طور، آیت نمبر:۲۱)

ترجمہ:......اور جو لوگ ایمان لائے ہیں، اور ان کی اولاد نے بھی ایمان میں ان کی پیروی کی ہے، تو ان کی اولاد کو ہم انہی کے ساتھ شامل کر دیں گے۔

(۵):......﴿ وَالَّذِیۡنَ جَآءُ وۡ مِنۡ م بَعۡدِھِمۡ یَقُوۡلُوۡنَ رَبَّنَا اغۡفِرۡلَنَا وَلِاِخۡوَانِنَا الَّذِیۡنَ سَبَقُوۡنَا بِالۡاِیۡمَانِ وَلَا تَجۡعَلۡ فِیۡ قُلُوۡبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیۡنَ آمَنُوۡا رَبَّنَآ اِنَّکَ رَءُ وۡفٌ رَّحِیۡمٌ ﴾۔

(پارہ:۲۸/سورہ حشر،آیت نمبر:۱۰)

ترجمہ:......اور(یہ مال فئی)ان لوگوں کا بھی حق ہے جوان (مہاجرین اور انصار) کے بعد آئے، وہ یہ کہتے ہیں کہ: اے ہمارے پروردگار! ہماری بھی مغفرت فرمائیے، اور ہمارے ان بھائیوں کی بھی جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں، اور ہمارے دلوں میں ایمان لانے والوں کے لئے کوئی بغض نہ رکھئے۔ اے ہمارے پروردگار! آپ بہت شفیق، بہت مہربان ہیں۔

(۶):......﴿ رَبِّ اغۡفِرۡ لِیۡ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنۡ دَخَلَ بَیۡتِیَ مُؤۡمِنًا وَّلِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَالۡمُؤۡمِنٰتِ ﴾۔(پارہ:۲۹/سورہ نوح،آیت نمبر:۲۸)

ترجمہ:......میرے پروردگار! میری بھی بخشش فرما دیجئے، میرے والدین کی بھی، ہر اس شخص کی بھی جو میرے گھر میں ایمان کی حالت میں داخل ہوا ہے اور تمام مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں کی بھی۔

....

نوٹ:......رسالہ کی ترتیب میں قاری عبدالباسط محمد صاحب مدظلہ کے رسالہ ’’ایصال ثواب قرآن وسنت اور آثار کی روشنی میں‘‘ سے استفادہ کیا گیا ہے، بعض روایات کے ترجمے بھی اسی سے ماخوذ ہیں، اور احادیث وآیات کے علاوہ اور جگہوں پر اسی کے حوالوں پر اعتماد کیا گیا ہے۔

قرآن کریم کی آیتوں کے ترجمے حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم کے ’’آسان ترجمۂ قرآن‘‘ سے لئے گئے ہیں۔ مرغوب احمد

نماز اور روزہ کے ذریعہ ایصال ثواب

(۱)......من یضمن لی منکم أن یُصلِّی لی فی مسجد العَشَّار رکعتین أو اربعا ، ویقول : هذه لابی هریرة ؟ سمعت خلیلی ابا القاسم صلی الله علیه وسلم یقول : انّ الله یبعث من مسجد العَشَّار یوم القیامة شهداء ' لا یقوم مع شهداء بدر غیرهم۔

(ابوداؤد، باب فی ذکر البصرة ، اوّل کتاب الملاحم ، رقم الحدیث:۴۳۰۸)

ترجمہ:......(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:انہوں نے فرمایا:) کون ہے جو میرے لئے اس کا ذمہ لے کہ وہ مسجد عشار میں میرے لئے دو یا چار رکعتیں پڑھے، اور کہے کہ: یہ ابو ہریرہ کے لئے ہیں، میں نے حضرت ابوالقاسم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مسجد عشار سے شہداء کو اٹھائیں گے، اور شہداء بدر کے ساتھ ان کے علاوہ کوئی اور کھڑا نہیں ہوگا۔

تشریح:......حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: اس حدیث میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے پڑھنے کو اور اس کہنے سے کہ یہ ان کی طرف سے ہے، بجز اس کے کچھ معنی نہیں کہ اس کا ثواب ان کو ملے، اس لئے ایصال ثواب کے متعلق دو امر ثابت ہوئے: ایک یہ کہ جس طرح عبادت مالیہ کا ثواب پہنچتا ہے اسی طرح عبادت بدنیہ کا ثواب بھی پہنچتا ہے، دوسرے یہ کہ: جس طرح میت کو ثواب پہنچتا ہے، اسی طرح زندوں کو بھی ثواب پہنچتا ہے۔ (التکشف عن مہمات التصوف ص ۶۳۷)

(۲)......انّ من البرّ بعد البر ' أن تصلی لِاَبویک مع صلاتک ' و تصوم لهما مع صومک۔ (مقدمہ مسلم، باب بیان ان الاسناد من الدین ، رقم الحدیث:۳۲)

ترجمہ:......(حجاج بن دینار روایت کرتے ہیں کہ:) اپنی نماز کے ساتھ اپنے والدین کے

لئے نماز پڑھنا، اور اپنے روزوں کے ساتھ اپنے والدین کے لئے روزے رکھنا نیکی کے بعد نیکی ہے۔

تشریح:...... یہ روایت ''مصنف ابن ابی شیبہ'' میں مرفوعا بھی آئی ہے اور اس میں صدقہ کا اضافہ ہے:

(۳)......عن الحجاج بن دینار قال : قال رسول الله صلی الله علیه وسلم : ان من البرّ بعد البر : أن تصلی علیهما مع صلاتک ، و ان تصوم عنهما مع صیامک ، وان تصدق عنهما مع صدقتک۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۴۸۴ ج۷، ما یتبع المیت بعد موته ، رقم الحدیث:۱۲۲۱۰)

ترجمہ:......حجاج بن دینار روایت کرتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: والدین کے ساتھ نیکی کے بعد نیکی یہ ہے کہ تم اپنی نماز کے ساتھ والدین (کوثواب پہنچانے کی نیت سے نفل) نماز پڑھو، اور اپنے روزے کے ساتھ والدین (کوثواب پہنچانے کی نیت سے نفل) روزہ رکھو، اور اپنے صدقہ کے ساتھ والدین (کوثواب پہنچانے کی نیت سے) صدقہ کرو۔

(۴)......ان العاص بن وائل نذر فی الجاهلیة ان ینحر مأة بدنة وان هشام بن العاص نحر حصته خمسین بدنة ، وان عَمْرًوا سأل النبی صلی الله علیه وسلم عن ذلک ، فقال : اما ابوک فلو اقر بالتوحید فصمت و تصدقت عنه نفعه ذلک۔

(مسند احمد، رقم الحدیث:۶۷۰۴)

ترجمہ:......(حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:) میرے دادا عاص بن وائل نے زمانۂ جاہلیت میں سو اونٹ قربان کرنے کی نذر مانی تھی، میرے چچا

ہشام بن العاص نے اپنے حصے کے پچاس اونٹ قربان کردیئے، میرے والد عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے دریافت فرمایا کہ اگر میں بھی اپنے حصے کے پچاس اونٹ اپنے والد کی طرف سے قربان کردوں تو ایسا کرنے سے ان کو کچھ فائدہ ہوگا؟ آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا: تمہارے والد اگر توحید (یعنی اللہ تعالی) کو ماننے والے ہوتے پھر تم ان کی طرف سے روزہ رکھتے یا صدقہ کرتے تو یقیناً ان کا ثواب ان کو ملتا۔

حج کے ذریعہ ایصال ثواب

(۵)......عن ابن عباس رضی الله عنهما : ان امرأة من جهينة جاء ت الى النبى صلى الله عليه وسلم فقالت : ان امّى نذرت ان تحج فلم تحج حتى ماتت ، افأحج عنها ؟ قال : نعم ، حُجّى عنها ، ارأيت لو كان على امک دين ' اكنت قاضيته ؟ اقضوا الله' فالله احق بالوفاء۔

(بخاری، باب الحج والنذور عن الميت ' والرجل يحج عن المرأة ، رقم الحديث:۱۸۵۲)

ترجمہ:......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ: قبیلۂ جہینہ کی ایک عورت آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ: میری والدہ نے حج کی نذر مانی تھی، لیکن حج ادا نہ کرسکیں اور ان کا انتقال ہوگیا، تو کیا میں ان کی طرف سے حج کرسکتی ہوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں! ان کی طرف سے تم حج کرلو، کیا اگر تمہاری والدہ پر قرض ہوتا تو تم اسے ادا نہ کرتیں؟ اللہ کا قرض تو سب سے زیادہ مستحق ہے کہ اسے پورا کیا جائے' تمہیں اللہ تعالی کا قرض ادا کرنا چاہئے۔

''بخاری شریف'' کی ایک دوسری روایت میں اس طرح کا سوال ایک شخص کی طرف سے کرنا بھی آیا ہے:

(۶)......عـن ابـن عباس رضی الله عنهما قال : اتی رجل النبی صلی الله علیه وسلم فقال لـه : ان اختی نذرت ان تحج ' وانها ماتت ، فقال النبی صلی الله علیه وسلم : لو کان علیها دین ' اکنت قاضیه ؟ قال : نعم ، قال : فاقض الله ' فهو احق بالقضاء۔

(بخاری، باب من مات وعلیه نذر ، کتاب الایمان والنذور ، رقم الحدیث:۶۶۹۹)

ترجمہ:......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس آئے، اور کہا: میری بہن نے منت مانی تھی کہ وہ حج کرے گی اور وہ انتقال کرگئی (حج نہ کرسکی اور اپنی منت پوری نہ کرسکی) آپ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ: اگر اس پر قرض ہوتا تو کیا تو قرض ادا کرتا، انہوں نے کہا: ہاں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: پس اللہ کا قرض ادا کرو، اللہ کا قرض تو سب سے زیادہ مستحق ہے کہ اسے پورا کیا جائے۔

(۷)......عـن ابـی رزین العقیلی رضی الله عنه : انه اتی النّبی صلی الله علیه وسلم' فقال : یا رسول الله ! ان ابی شیخٌ کبیر لا یستطیع الحجّ ولا العمرة ولا الظعن ، قال : حُجَّ عن ابیک و اعْتَمِرْ۔

(ترمذی، باب منه ، ابواب الحج عن رسول الله صلی الله علیه وسلم ، رقم الحدیث:۹۳۰)

ترجمہ:......حضرت ابورزین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ: میرے والد ضعیف ہوچکے ہیں ان میں حج وعمرہ اور سفر کرنے کی طاقت نہیں ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے والد کی طرف سے حج وعمرہ کرو۔

(۸)......عـن بریدة رضی الله عنه قال :...... انها لم تحج قط ، افاحج عنها ؟ قال : حجّی عنها۔ (مسلم، باب قضاء الصوم عن المیت ، رقم الحدیث:۱۱۴۹)

ترجمہ:......حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: (حدیث کے آخر میں ہے کہ:)

انہوں نے قطعاً حج نہیں کیا، کیا میں ان کی طرف سے حج کروں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان کی طرف سے حج کرلو۔

(۹)......ابن عباس رضی الله عنهما : جاء رجل الی النبی صلی الله علیه وسلم ، فقال : ان اختی ماتت ولم تحج ، افأحُجُّ عنها ؟ فقال : ارأیت لو کان علیها دین فقضیته ؟ فالله احق بالوفاء۔ (صحیح ابن حبان، کتاب الحج ، رقم الحدیث:۳۹۹۳)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ: ایک صاحب نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا: میری بہن فوت ہوگئی ہیں اور انہوں نے حج نہیں کیا، تو کیا میں ان کی طرف سے حج کرسکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا: اگر تمہاری بہن پر قرض ہوتا تو ادا کرتے؟ تو اللہ تعالی ادائیگی کے اور زیادہ مستحق ہیں۔

صدقہ کے ذریعہ ایصال ثواب

(۱۰)......عن ابی هریرة رضی الله عنه : ان رجلا قال : للنبی صلی الله علیه وسلم ، انّ ابی مات و ترک مالًا ولم یوصِ ' فهل یکفِّرُ عنه اِن تُصُدِّق عنه ؟ قال : نعم۔

(مسلم، باب وصول ثواب الصدقات الی المیت ، رقم الحدیث:۱۶۳۰)

ترجمہ:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے دریافت کیا کہ: میرے والد کا انتقال ہوگیا ہے اور انہوں نے ترکہ میں مال چھوڑا ہے اور کوئی وصیت نہیں کی، تو اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا میرا صدقہ ان کے لئے کفارہ ہوجائے گا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں، (کفارہ ہوجائے گا)۔

(۱۱)......عن عائشة رضی الله عنها : ان رجلا اتی النبی صلی الله علیه وسلم فقال :

یـا رسـول الله ! انّ امی افتلتت نفسها ' ولم یوصِ ' واظنها لو تکلمت تصدقت أفلها اجر ان تصدقت عنها ؟ قال : نعم۔

(مسلم، باب وصول ثواب الصدقات الی المیت ، رقم الحدیث:۱۶۳۰)

ترجمہ:......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آئے اورعرض کیا:اے اللہ کے رسول! میری والدہ اچانک انتقال کر گئیں(اور کوئی وصیت نہیں کی)اور میرا گمان ہے کہ اگر وہ کچھ بات کرسکتیں تو صدقہ کرتیں،اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو کیاان کواجر ملے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا:ہاں۔

(۱۲)......ان سعـد بن عبادة رضی الله عنه : تُوُفِّیَتْ اُمُّه وهو غائب عنها : فقال : یا رسـول الله ! ان امّی توفیت وانا غائب عنها ، اینفعُها شیء ان تصدقتُ به عنها ؟ قال نـعم ، قال : فانی اُشهدک اَنَّ حائطی المخراف صدقةٌ علیها ۔(بخاری، باب اذا قال : ارضی أو بستانی صدقة لله عن امّی ' فهو جائز وان لم یبین لمن ذلک ، رقم الحدیث:۲۷۵۶)

ترجمہ:......حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:ان کی غیر موجودگی میں ان کی والدہ کی وفات ہوگئی،(اور وہ آپ ﷺ کی خدمت میں آئے)اورعرض کیا کہ:اے اللہ کے رسول! میری غیر موجودگی میں میری والدہ کا انتقال ہوگیا،تو کیا میں ان کی طرف سے کچھ صدقہ کروں تو یہ ان کے لئے فائدہ مند ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا:ہاں،توانہوں نے عرض کیا کہ: میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میرا یہ باغ (مخراف) میری ماں پر(یعنی ان کے ایصال ثواب کے لئے)صدقہ ہے۔

قربانی کے ذریعہ ایصال ثواب

(۱۳)......عـن عائشة رضی الله عنها ' ان رسول الله صلی الله علیه وسلم ....

ثم قال : باسم الله ، اللهم ! تقبَّل من محمد و آل محمد ‘ ومن امة محمد ‘ ثم ضحی به۔

(مسلم، باب استحباب استحسان الضحیة ‘ و ذبحها مباشرة بلا توکیل ، رقم الحدیث:۱۹۶۷)

ترجمہ:......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے (قربانی کی تو) فرمایا: اللہ تعالی کے نام سے، اے اللہ! اس کو قبول فرما میری طرف سے، میری آل اور میری امت کی طرف سے۔

(۱۴)......عن ابی رافع رضی الله عنه : ان النبی صلی الله علیه وسلم کان اذا ضحی اشتری کبشین سمینین اقرنین املحین فیذبح احدهما و یقول : اللهم هذا عن امتی جمیعا ممن شهد لک بالتوحید و شهد لی بالبلاغ ‘ ثم یذبح الآخر ویقول هذا عن محمد صلی الله علیه وسلم و آل محمد صلی الله علیه وسلم۔

(مسند احمد، رقم الحدیث:۲۷۱۹۰)

ترجمہ:......حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: نبی کریم ﷺ کو جب قربانی کرنی ہوتی تو آپ دو موٹے تازے سینگ والے چت کبرے رنگ کے (سفید و سیاہ نشان والے) مینڈھے خریدتے، ایک کو ذبح کرتے وقت فرماتے: یا اللہ! یہ قربانی میرے ہر اس امتی کی جانب سے ہے جو توحید کا اقرار کرے اور میرے پیغمبر ہونے کی گواہی دے، اس کے بعد دوسرا ذبح کرتے اور فرماتے: یہ میری جانب سے اور میری آل کی جانب سے ہے،

تشریح:......ابوداؤد شریف کی روایت میں ہے:

” اللهم منک و لک عن محمد و اُمّته ، الخ “۔

(ابوداؤد، باب ما یستحب من الضحایا ،کتاب الضحایا ، رقم الحدیث:۲۷۹۵)

یعنی اے اللہ! یہ جانور آپ کا دیا ہوا ہے اور آپ کی رضا کے لئے قربان کیا جارہا ہے، محمد ﷺ کی جانب سے اور محمد ﷺ کی امت کی جانب سے۔

''ترمذی شریف'' کی روایت میں ہے:''هذا عنّی و عمّن لم يُضحِّ من امّتی''۔

(ترمذی، باب [ما يقال اذا ذبح] ، ابواب الاضاحی ، رقم الحديث:۱۵۲۱)

یعنی یہ میری جانب سے اور میرے ہر اس امتی کی جانب سے ہے جس نے قربانی نہیں کی۔

آپ ﷺ کا اپنی طرف سے قربانی کے ایصال ثواب کا حکم فرمانا

(۱۵)......عن حنش قال : رأيتُ عليّا رضی الله عنه ' يُضحِّی بكبشينِ ، فقلتُ له : ما هذا ؟ فقال : ان رسول الله صلی الله عليه وسلم أوصانی ان اُضحِّی عنه ، فانا اُضحِّی عنه۔(ابوداؤد، باب الاضحية عن الميت ،كتاب الضحايا ، رقم الحديث:۲۷۹۰)

ترجمہ:......حضرت حنش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ دو مینڈھوں کی قربانی کررہے ہیں، میں نے ان سے عرض کیا کہ: یہ کیا؟ (یعنی دو مینڈھوں کی قربانی کیوں؟)انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ: رسول اللہ ﷺ نے مجھے وصیت فرمائی تھی کہ: میں آپ کی طرف سے قربانی کروں،اس لئے میں قربانی کرتا ہوں۔

دعا سے ایصال ثواب

(۱۶)......عن ابی هريرة رضی الله عنه : انّ رسول الله صلی الله عليه وسلم قال : اذا مات الانسان ' انقطع عنه عمله الا من ثلا ثة : الا من صدقة جاريةٍ ' أو علمٍ يُنتفع به ' أو ولدٍ صالحٍ يدعو له۔

(مسلم، باب ما يلحق الانسان من الثواب بعد وفاته ، كتاب الوصية ، رقم الحديث:۱۶۳۱)

ترجمہ:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب انسان مرجاتا ہے تو اس کے عمل کا سلسلہ منقطع ہوجاتا ہے سوائے تین چیزوں کے، یا تو وہ صدقہ جاریہ کرگیا ہو، یا ایسا علم چھوڑ گیا ہو جس سے لوگ فائدہ اٹھائیں، یا نیک اولاد چھوڑی ہو جو اس کے لئے دعا کریں۔

تشریح:......اس حدیث سے بعض حضرات کو یہ شبہ ہوا کہ: انسان کو صرف تین چیزیں فائدہ پہنچاسکتی ہیں، ان کے علاوہ کوئی اور چیز مفید نہیں۔

اس شبہ کے جواب میں حافظ ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

''واما استدلالکم بقوله صلی الله علیه وسلم :'' اذا مات العبد انقطع عمله'' فاستدلال ساقط ، فانه لم یقل : انقطع انتفاعه ' وانما اخبر عن انقطاع عمله ، واما عمل غیره فهو لعامله ' فان وهبه له وصل الیه ثواب عمل العامل لا ثواب عمله هو ، فالمنقطع شیء ' والواصل الیه شیء آخر۔(انتفاع الموتی باعمال الاحیاء ص۶۹)

ترجمہ:......بہرحال اس حدیث سے یہ استدلال کرنا بے فائدہ ہے، اس لئے کہ نبی کریم ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ: ''دوسرے کے عمل سے فائدہ اٹھانا بھی منقطع ہوجاتا ہے'' نبی کریم ﷺ نے تو مرنے والے کے عمل کے منقطع ہونے کی خبر دی ہے۔ رہا دوسرے کا عمل، تو یہ عمل کرنے والے کا حق ہے، اگر یہ اپنا عمل کسی میت کو بخش دے تو اسی کے عمل کا ثواب اس میت کو پہنچے گا' نہ کہ میت کے عمل کا ثواب پہنچے گا۔ الغرض منقطع ہونے والی کوئی اور چیز ہے (میت کا عمل) اور پہنچنے والی کوئی اور چیز ہے (غیر کا عمل)۔

(۱۷)......عن ابی هریرة رضی الله عنه قال : تُرفع لِلمیّت بعد موته درجته ' فیقول : ای ربّ ! ایُّ شیءٍ هذه ؟ فیُقال : ولدُک استغفرلک۔

ترجمہ:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میت کے درجات اس کے مرنے کے بعد بلند کئے جاتے ہیں تو اس (سننے والے) نے کہا: میرے رب کی قسم! یہ کون سی چیز ہے کہ جس سے میت کے درجات بلند کئے جاتے ہیں، اس سے کہا گیا کہ تیری اولاد تیرے لئے استغفار کرتی ہے۔

(ادب المفرد، باب بر الوالدین بعد موتھما ، رقم الحدیث:۳۶۔الادب المفرد مترجم ص۸۲)

(۱۸)......عن سعید بن المسیب رحمه الله قال : ان الرجل لَیُرفع بدعاء ولده له من بعده ۔(مصنف ابن ابی شیبہ ص۴۸۳ ج۷، ما یتبع المیت بعد موته ، رقم الحدیث:۱۲۲۰۸)

ترجمہ:......حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ: آدمی کے مرنے کے بعد اس کی اولاد کی دعا کی وجہ سے اس کو بلند (درجات) دیئے جاتے ہیں۔

مردے ایصال ثواب سے ایسے خوش ہوتے ہیں جیسے تم ہدیہ میں کھانوں سے بھرے ہوئے تھال سے خوش ہوتے ہو

(۱۹)......عن انس رضی الله عنه : انه سأل رسول الله صلی الله علیه وسلم ، فقال: یا رسول الله ! انا نتصدق عن موتانا ' و نحج ' و ندعو لهم ، فهل یصل ذلک الیهم ؟ قال : نعم انه یصل الیهم ' و یفرحون به کما یفرحو احدکم بِالطَّبقِ اذا اُهدِیَ الیه۔(الکلام علی وصول القراء ة للمیت ، لابن ابی السرور المقدسی الحنبلی ص۲۲۳)

ترجمہ:......حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت فرمایا کہ: یارسول اللہ! ہم اپنے مردوں کی طرف سے صدقہ کرتے ہیں' اور ان کی طرف سے حج کرتے ہیں' اور ان کے لئے (مغفرت ورحمت ودرجات علیا وجنت کی) دعا کرتے ہیں، تو کیا ان کا ثواب ان کو پہنچتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! یقیناً (ان

اعمال کا ثواب) ان کو پہنچتا ہے، اور وہ اس سے ایسے خوش ہوتے ہیں جیسا کہ تم ہدیہ میں کھانوں سے بھرے ہوئے تھال سے خوش ہوتے ہو۔

تشریح:......عمدۃ القاری‘‘ میں یہ روایت اس طرح مروی ہے:

(۲۰)......عن انس رضی الله عنه : انه قال : سألت رسول الله صلی الله علیه وسلم‘ فقلت : انا لندعوا لموتانا و نتصدق عنهم و نحج ، فهل یصل ذلک الیهم ؟ فقال : انه لیصل الیهم و یفرحون به کما یفرح احدکم بالهدیة۔

(عمدۃ القاری ص۳۲۰ ج۸، باب موت الفجأة ، کتاب الجنائز ، تحت رقم الحدیث:۱۳۸۸)

میت ایصال ثواب کا منتظر رہتا ہے

(۲۱)......عن عبد الله بن عباس رضی الله عنهما قال : قال رسول الله صلی الله علیه وسلم : ما المیت فی القبر الا کالغریق المتغوِّثِ‘ ینتظر دعوة تلحقه من أب أو أم أو أخ أو صدیق ، فاذا لحقته کان احب الیه من الدنیا و ما فیها ، وان الله تعالی لیُدخِل علی اهل القبور من دعاء اهل الارض امثال الجبال ، وان هدیة الاحیاء الی الاموات الاستغفار لهم ، رواه البیهقی فی شعب الایمان۔

(مشکوۃ ص۲۰۶ ج۴، باب الاستغفار و التوبة ، الفصل الثالث)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ: رسول کریم ﷺ نے فرمایا: قبر میں مردہ کی حالت ایسی ہے جیسا کہ کوئی شخص ڈوب رہا ہو اور کسی کو پکار رہا ہو، (کہ کوئی اس کا ہاتھ پکڑ کر پانی سے باہر نکال لے) چنانچہ وہ مردہ ہر وقت اس بات کا منتظر رہتا ہے کہ اس کے باپ کی طرف سے یا اس کی ماں کی طرف سے یا اس کے بھائی کی طرف سے یا اس کے دوست کی طرف سے اس کو دعا پہنچے، پس جب اسے (کسی کی طرف

سے دعا پہنچتی ہے تو یہ دعا کا پہنچنا اس کے لئے دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے محبوب ہوتا ہے، اور اللہ تعالی قبر والوں کو دنیا والوں کی طرف سے دعا کا ثواب پہاڑ کی مانند (یعنی بہت زیادہ ثواب اور رحمت و بخشش) پہنچاتا ہے، اور زندوں کی طرف سے مردوں کے لئے بہترین ہدیہ استغفار ہے۔(مظاہر حق ص ۵٦۹ ج ۲، باب الاستغفار و التوبة)

والد کے اعمال لڑکے کے لئے نافع ہیں

(۲۲)......عن سعید بن جبیر : ان ابن عباس رضی الله عنهما : عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال : اذا دخل الرجل الجنة سأل عن ابویه و زوجته و ولده ، فیقال له : انهم لم یبلغوا درجتک و عملک ، فیقول : یا رب ! قد عملت لی ولهم فیؤمر بالحاقهم به ، و قرأ ابن عباس رضی الله عنهما :﴿ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّیَّتُهُمْ بِاِیْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ﴾۔

(معجم کبیر طبرانی، رقم الحدیث: ۱۲۲۴۸۔معجم صغیر طبرانی ، رقم الحدیث: ۶۴۰)

ترجمہ:......حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایک شخص جنت میں داخل ہوگا' وہ اپنے والدین' بیوی اور بچوں کے متعلق سوال کرے گا، تو اس سے کہا جائے گا کہ: وہ تمہارے درجے کو نہیں پہنچ سکے، وہ عرض کرے گا: اے میرے رب! میں نے اپنے لئے اور ان کے لئے بھی اعمال صالحہ کئے تھے، تو اللہ تعالی اس کے والدین اور بیوی بچوں کو بھی اس کے ساتھ جنت میں ملا دینے کا حکم فرمائے گا۔ پھر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ آیت پڑھی: اور جو لوگ ایمان لائے ہیں، اور ان کی اولاد نے بھی ایمان میں ان کی پیروی کی ہے، تو ان کی اولاد کو ہم انہی کے ساتھ شامل کر دیں گے۔

جنازہ میں کثرت افراد میت کے لئے نافع ہے

(۲۳)......عن عبد الله بن عباس رضی الله عنهما :... قال : ... سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول : ما من رجلٍ مسلمٍ یموتُ فیقومُ علی جنازته اربعون رجلا ، لا یُشرکون بالله شیئا الا شفَّعهمُ الله فیه۔

(مسلم، باب من صلی علیه اربعون ، شفعوا فیه ، رقم الحدیث:۹۴۸)

ترجمہ:......حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: میں نے رسول اللہ ﷺ کوفرماتے ہوئے سنا کہ: جس کسی مسلمان کی وفات ہوجائے اوراس کے جنازے پر چالیس ایسے لوگ نماز جنازہ پڑھیں جواللہ تعالی کے ساتھ کسی کوشریک نہ کرتے ہوں تو اللہ تعالی ان کی سفارش ضرور قبول فرماتے ہیں۔

ہدایت کا ذریعہ بننا میت کے لئے نافع ہے

(۲۴)......ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال:..... فو الله ! لان یهدیَ الله بک رجلا [واحدا] خیر لک من ان تکون لک حمرُ النّعم۔

(بخاری، باب فضل من اسلم علی یدیه رجل ، رقم الحدیث:۳۰۰۹۔مسلم، باب من فضائل علی بن ابی طالب رضی الله عنه ، رقم الحدیث:۲۴۰۶)

ترجمہ:...... رسول اللہ ﷺ نے (حضرت علی رضی اللہ عنہ سے) فرمایا: اگر اللہ تعالی تمہارے ہاتھ پر کسی ایک آدمی کو ہدایت دیدیں تو یہ تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔

(۲۵)......ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال : لان یهدی الله علی یدیک رجلا خیر لک مما طلعت علیه الشمس و غربت۔

ترجمہ:......(حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر اللہ تعالی تمہارے ہاتھ پر کسی ایک آدمی کو ہدایت دیدیں تو یہ تمہارے لئے دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے۔(معجم طبرانی کبیر، رقم الحدیث:۹۳۰)

صدقۂ جاریہ بھی من وجہ ایصال ثواب ہے

(۲۶)......عن ابی هريرة رضى الله عنه قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : انّ مـمّـا يَـلـحـقُ الـمُـؤمنَ من عمله و حسناته بعد موته ' علمًا علّمه و نشره ' و ولدًا صـالـحًـا تـركـه ' و مُـصـحفًا ورّثه ' أو مسجدًا بناه أو بيتًا لابن السّبيل بناه ' أو نهرًا اجراه أو صدقةً اخرجها من مالهٖ فى صِحَّتهٖ و حياته ' يلحقُه من بعد موته۔

(ابن ماجہ، باب ثواب معلم الناس الخبر ،كتاب السنة ، رقم الحديث:۲۴۲)

ترجمہ:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مؤمن کو اس کے جن اعمال حسنہ کا ثواب اور نفع مرنے کے بعد بھی پہنچتا ہے وہ یہ ہیں: وہ علم دین جس کی تعلیم دے گیا اور پھیلا گیا، اور وہ نیک اولاد جس کو وہ اپنے پیچھے چھوڑ گیا، یا قرآن کریم کا وہ نسخہ جو اس نے اپنی میراث میں چھوڑا، یا مسجد یا مسافر خانہ یا نہر (اور تالاب' کنواں) جو لوگوں کو فائدہ پہنچانے کی نیت سے اپنی زندگی میں وہ بنوا گیا، یا اور کوئی صدقہ جس کو اس نے اپنی حیات اور صحت کی حالت میں نکالا تھا (اور مخلوق کو بعد میں بھی اس سے نفع پہنچتا رہا) تو اس کا ثواب مرنے کے بعد بھی اس کو پہنچتا رہے گا۔

(۲۷)......عـن انس رضى الله عنه : عن ابيه ان النبى صلى الله عليه وسلم قال : من علّم علما ' فله اجر من عمِل به ' لا يَنقُص من اجر العامل۔

(ابن ماجہ، باب ثواب معلم الناس الخبر ، كتاب السنة ، رقم الحديث:۲۴۰)

ترجمہ:......حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے علم سکھایا تو اس پر عمل کرنے والے کا ثواب اس کو ملے گا، اور عمل کرنے والے کے ثواب میں کچھ کمی نہیں کی جائے گی۔

(۲۸)......عن انس رضی الله عنه : انه سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم ، فقال: اِنّ الرجل اذا قرأ القرآن فانه يُكسٰى والداه من حُلل الجنّة و يُقال : بِاَخْذِ وَلدِكُمَا الْقرآن۔(مسنداحمد، رقم الحديث:۲۳۳۳۸۔مستدرک حاکم، رقم الحديث:۲۰۸۶)

ترجمہ:......حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا: تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک حافظ کے والدین کو جنتی لباس پہنایا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ: یہ تمہارے لڑکے کے قرآن یاد کر لینے کی وجہ سے ہے۔

(۲۹)......فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم : من سنّ فى الاسلام سُنَّةً حسنة فله اجرُها ، و اجر من عمل بها بعده ، من غير ان يَنقُص من اجورهم شيءٌ ، ومن سنّ فى الاسلام سُنّة سيئة كان عليه وِزرُها و وزر من عمل بها بعده ، من غير ان يَنقُص من اوزارهم شيء۔

(مسلم، باب الحث على الصدقة ولو بشق تمرة أو كلمة طيبة ، الخ ، رقم الحديث:۱۰۱۷)

ترجمہ:......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دین اسلام میں جو شخص اچھا طریقہ ایجاد کرے گا اللہ تعالی اس کو اس کا اجر دیں گے، اور بعد میں جو اس پر عمل کرے گا، اس کا بھی اجر اس کو دیں گے عمل کرنے والے کے اجر میں کمی کئے بغیر، ایسے ہی جو دین اسلام میں بری رسم گھڑے گا، اللہ تعالی اس کا گناہ اس کو دیں گے، اور بعد میں جو اس پر عمل کرے گا ان کا گناہ بھی اسی کے سر ہوگا عمل کرنے والے کے گناہ میں کمی کئے بغیر۔